دوسری قسط

حضرت ثُویبہ رضی اللہ عنہا

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں

ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی ندوی

مدتِ رضاعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

کتبِ سیرت میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعتِ ثویبہ رضی اللہ عنہا کی مدت کا ایک اہم مسئلہ بھی اٹھایا گیا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل رضاعت تو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے علاقے میں کی تھی۔ ظاہر ہے کہ حضرت والدہ ماجدہ نے یا ان کے بعد حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے چند دنوں تک ہی اس کارِ سعادت کو انجام دیا تھا۔ جیسا کہ روایات میں بالعموم اسے ''اَیّاماً'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ان ایام سعادت کی بہر حال تعیین ان میں نہیں ملتی۔ بعد کے سیرت نگاروں اور محققوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کے ایامِ رضاعت کی مدت کی تعیین کی ہے اور مختلف اقوال اس ضمن میں ملتے ہیں۔ امام حلبیؒ کی تحقیق کے مطابق ایک قول یہ ہے کہ حضورا کرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت صرف نو دن کی تھی۔ قضاعی کی ''عیون المعارف'' میں ہے کہ سات دن کی تھی، امتاع مقریزی میں ہے کہ والدہ ماجدہ نے سات ماہ تک دودھ پلایا تھا، پھر حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے بہت تھوڑے دنوں تک رضاعت کی تھی: ''ثم ارضعته ثویبة ایاما قلائل '' (88/1)، اس بحث میں بھی رضاعت ثویبہ رضی اللہ عنہا کے قلیل دنوں کی تعداد کا ذکر یا تعین نہیں ملتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت کا تعین ضرور ملتا ہے جن میں سے سات ماہ رضاعت والدہ کا خیال صحیح نہیں ہے۔

ان تمام روایات کا ماحصل یہ ہے کہ حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت کا کام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی رضاعت تک اسے سنبھالے رکھا تھا، وہ مدت بہر حال مختصر تھی اور جن روایات میں چند دنوں کا ذکر آتا ہے وہ صحیح معلوم ہوتے ہیں، ان پر شبہ کی کوئی وجہ نہیں، بہر حال رضاعت کی مدت مختصر یا طویل ہونا اتنا اہم نہیں ہے جتنا رضاعت کا معاملہ کہ اسی سے نسبت وشرف، رضاعی رشتہ کی حرمت اور حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ومرتبت کا معاملہ طے ہوتا ہے جو اصل مرکز بحث ہے، یہ عقدہ تقریباً لاینحل ہی لگتا ہے کہ حضرت ثویبہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقل رضاعت کیوں نہیں کی، غالباً ان کے پاس حضرت مسروحؓ کے علاوہ ایک اور رضاعی فرزند بھی تھے اور صرف ان دونوں ہی کے لیے ان کا دودھ کافی تھا بیک وقت تین فرزندوں کی رضاعت مشکل تھی۔

۴۔ حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی رضی اللہ عنہ کی رضاعتِ ثویبہ رضی اللہ عنہا:

گزشتہ احادیث واخبار سے یہ واضح اور ثابت ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت کے بعد حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے ایک اور صحابی جلیل اور قریشی نوجوان ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی رضی اللہ عنہ کی رضاعت کی تھی، اس تیسری رضاعت میں کئی اہم جہات ہیں جن کی وضاحت بہت ضروری ہے:

ایک یہ کہ حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کے پہلے تین رضاعی فرزندوں کا تعلق قریش کے خاندان بنوہاشم سے ہے، ابولہب ہاشمی کے رشتہ وتعلق سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اس نے پہلے اپنے بھائی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی ولادت کے بعد خوشی کے مارے اپنی باندی کو ان کی رضاعت کے لیے مقرر کر دیا تھا، اگر چہ روایات میں ایسا کوئی قرینہ نہیں ملتا، دوسرے ہاشمی نومولود حضرت ابوسفیان بن حارث ہاشمی کی رضاعت حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ایسا کوئی حوالہ نہیں ملتا ہے۔ چار سال یا دو سال کے بعد ابولہب ہاشمی نے اپنے یتیم در یتیم بھتیجے حضرت محمد بن عبداللہ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے بعد دوبارہ مسرت وانبساط کے ساتھ پھر اپنی باندی حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کو رضاعتِ نبوی کے لیے متعین کر دیا تھا۔

دوسری اہم جہت یہ ہے کہ حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ کی رضاعت کے لیے حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کی خدمات کیوں کر حاصل کی گئیں، وہ تو ہاشمی نہ تھے بلکہ مخزومی تھے۔ ظاہر ہے کہ ابولہب ہاشمی کی مرضی کے بغیر وہ رضاعت نہیں کر سکتی تھیں۔ حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد مخزومی رضی اللہ عنہ کے باب میں بھی ہاشمی نسبت ملتی ہے اور وہ مادری ہے۔ ان کی والدہ ماجدہ برہ بنت عبدالمطلب ہاشمی تھیں اور وہ ابولہب ہاشمی کی بہن تھیں۔ اگر چہ وہ دوسری ماں فاطمہ بن عمر و مخزومی سے تھیں۔ اس ضمن میں دو باتیں بہت اہم ہیں۔ جناب برہ بنت عبدالمطلب ہاشمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبداللہ اور ان کے دو حقیقی بھائیوں زبیر اور ابوطالب کی حقیقی بہن تھیں۔ جب کہ ابولہب ہاشمی کی ماں لبنٰی بنت ہاجر خزاعی تھیں مگر جناب برہ مخزومی خاندان میں بیاہی گئی تھیں۔ بہر حال مخزومی ہونے کے باوجود حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ ابوالہب کے بھانجے تھے اور غالباً اسی رشتے کے لحاظ سے ان کی رضاعت کے لیے ماموں نے حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کو از راہِ مسرت مقرر کیا تھا مگر ان کی یہ تقرری عرب اور قریش روایات کے خلاف جاتی ہے کہ ان کے مطابق رضاعت و پرورش پدری خاندان کرتا تھا۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو خاکسار کی کتاب: عبدالمطلب ہاشمی۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا، دہلی 200، لاہور 2005ء، 44-45؛ اسد الغابہ 3/؛ اصابہ نمبر 4783؛ بلاذری 1/ 88، 207، 429 وغیرہ)

وقت ومدت رضاعتِ حضرت ابوسلمہ مخزومی رضی اللہ عنہ:

تیسری یا ایک اور جہت اس رضاعت کی یہ ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے عرصے بعد حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوسلمہ مخزومی رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا تھا۔ حضرت حمزہ ہاشمی رضی اللہ عنہ کے بارے میں جس طرح چار سال یا دو سال قبل کی صراحت ملتی ہے، ویسی کوئی صراحت حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی رضاعت کے بارے میں نہیں ملتی۔ محققین سیرت وحدیث نے اس معاملہ پر زیادہ تر سکوت کو ترجیح دی ہے۔ بہر حال حضرت ابوسلمہ مخزومی رضی اللہ عنہ کی عمر

کی تعیین کے ساتھ اس کا جواب بھی حاصل کیا جاسکتا ہے لیکن مآخذ سیرت وحدیث میں بالعموم ان کی عمر وسن کے بارے میں خاموشی ہی ملتی ہے۔ یہی صورت حال حضرت ابوسفیان بن حارث ہاشمی کی دوسری رضاعت حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کے باب میں نظر آتی ہیں۔ ان کے ہم عمر نبوی ہونے کی روایت سے خیال ہوتا ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ قبل حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت میں دیئے جاچکے تھے۔ لہٰذا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعتِ ثویبہ رضی اللہ عنہا عارضی رہی۔

رضاعتِ حضرت جعفرؓ بن ابی طالب:

مؤرخ یعقوبی (احمد بن ابی یعقوب، بعدم 927/315) نے اس باب میں ایک نئی خبر فراہم کی ہے۔ انھوں نے مذکورہ بالا تین ہاشمی کے ساتھ ساتھ چوتھا نام حضرت جعفر بن ابی طالب ہاشمی کا حضرت ابوسلمہ سے قبل بڑھایا ہے ''**فکان اوّل لبن شربة بعدامه لبن ثویبة مولاة ابی لهب وقدارضعت ثویبة هذه حمزة بن عبدالمطلب وجعفر بن ابی طالب واباسلمة بن عبدالاسد المخزومی......** ''(تاریخ یعقوبی، 9/2)

حضرت جعفرؓ بن ابی طالب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں تقریباً بیس سال چھوٹے تھے۔ جیسا کہ ماہرین کا بیان ہے، ان کی پیدائش اور رضاعتِ ثویبہ کا زمانہ 591ء کا واقعہ ہے۔ جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیس سال کے جوانِ رعنا اور قریش کی ایک نمایاں شخصیت بن چکے تھے۔ اسی طویل عرصے میں حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا ایک عظیم الشان مرضعہ کی حیثیت سے نمایاں نظر آتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن جحش اسدی خزیمی رضی اللہ عنہ کی رضاعتِ ثویبہ رضی اللہ عنہا:

سیرت کی ایک ہی روایت میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رضاعی برادروں حضرات حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی اور ابوسلمہ عبداللہ ابن عبدالاسد مخزومی رضی اللہ عنہما کا ذکر رضاعتِ ثویبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مجموعی طور سے آتا ہے۔ یعقوبی کی ایک شاذ روایت میں مذکورہ بالا تینوں فرزندان رضاعی کے ساتھ ایک اور رضاعی فرزند حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کے ذکر کی وجہ سے ان کی تعداد چار ہوجاتی ہے۔ بعض انفرادی روایات سیرت اور احادیث نبوی میں ان کی انفرادی رضاعتِ ثویبہ رضی اللہ عنہا کے بعض اور رضاعی فرزندوں کا ذکر بھی خاص اہتمام سے کیا گیا ہے، ان میں سے ایک عبداللہ بن جحش اسدی خزیمی رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ جدید سیرت نگاروں میں مولانا مودودیؒ نے لکھا ہے کہ ''ابن سعد اور ابن ہشام کا بیان ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ (ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بھائی) نے بھی اسی (ثویبہ رضی اللہ عنہا) کا دودھ پیا تھا۔ اس لیے یہ حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے۔'' (سیرت سرورعالم 1/ 95-96؛ مولانا محترم نے دونوں مآخذ کے باقاعدہ حوالے نہیں دیئے ہیں، نہ ان کے مرتبین کرام نے) ابن ہشام کے مرتبین کرام نے بھی اسی طرح حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی رضاعتِ ثویبہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا ہے اور اپنے مراجع میں مولانا مودودی کی مانند عمومی حوالہ مآخذ دیا ہے اور اس میں کئی اور کتابوں کا ذکر ہے، جیسے طبری،

الروض، الانف، الاستیعاب، شرح المواہب'' (ابن ہشام 1/161 حاشیہ محققین۔6)، امام سہیلی کا بیان بہت اہم ہے:
''وارضعته. علیه السلام. ثویبة قبل حلیمة، وارضعته وعمه حمزة وعبدالله بن جحش......'' الخ۔

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کا پدری نسب تو بنوخزیمہ کے خاندان بنو اسد سے تھا۔ کیوں کہ ان کے والد جحش بن رباب براء اسدی کا اسی سے تعلق تھا لیکن وہ مکہ مکرمہ میں آ کر بس گئے تھے اور بنو امیہ بن حرب/بنو عبد مناف کے حلیف بن گئے تھے اور شادی بنو ہاشم میں کی تھی، ان کی زوجہ اور حضرت عبداللہ بن جحش اسدی رضی اللہ عنہ کی والدہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دوسری پھوپھی حضرت امیمہ بنت عبدالمطلب ہاشمی تھیں۔ اسی لحاظ سے وہ مادری نسب پر ہاشمی بھی تھے۔ غالباً اسی رشتہ کے سبب بنو ہاشم میں ان کا مقام ومرتبہ تھا اور وہ بھی ابولہب ہاشمی کے ایک اور بھانجے لگتے تھے، ان کی رضاعتِ ثویبہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کسی نے بھی ابولہب کی رشتہ داری وغیرہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ظاہر ہے اس کا انتظام ان کے والد نے کیا تھا۔ (بلاذری 1/88 وغیرہ نیز ''عبدالمطلب ہاشمی......''؛ اسد الغابہ 3/؛ اصابہ نمبر 4583)

رضاعتِ حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کا مقام ومرتبہ:

حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کی سعادت وشرف کے لیے کافی تھا کہ انھوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت کی تھی، لیکن سماجی اعتبار سے اور تاریخی پس منظر میں یہ حقیقت اور بھی اہم ہو جاتی ہے کہ انھوں نے عام روایات سیرت وحدیث کے مطابق کم از کم چار پانچ اکابر قریش اور یعقوبی کی شاذ، جو ایسی شاذ بھی نہیں ہے۔ روایت کے مطابق چھے فرزندانِ قریش کی رضاعت کا فریضہ انجام دیا تھا، زمانی توقیت کے لحاظ سے ان کی رضاعت کم از کم چار زمانوں پر مشتمل نظر آتی ہے:

- ☆ سب سے پہلے معلوم روایات کے مطابق انھوں نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی رضی اللہ عنہ کی رضاعت کی تھی۔ وہ ابولہب ہاشمی کے چھوٹے بھائی تھے اور عمر میں ان کے فرزند کے برابر۔ رضاعت کا یہ زمانہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چار سال قبل کا ٹھہرتا ہے یعنی 567ء کے قریب۔
- ☆ رضاعتِ ثویبہ رضی اللہ عنہا سے مستفید ہونے والے دوسرے ہاشمی حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ مغیرہ بن حارث بن عبدالمطلب تھے، وہ ابولہب ہاشمی کے بھتیجے تھے کہ ان کے سب سے بڑے بھائی حارث مرحوم کے فرزند تھے، وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم عمر (تِرْباً) بتائے جاتے ہیں لیکن ان کی رضاعتِ ثویبہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بعد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کا بتایا گیا ہے۔ بہر حال اس کا امکان ہے کہ ان کی رضاعت حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے رضاعت نبوی کے ساتھ کی ہو۔
- ☆ تیسرے ہاشمی رضاعی فرزند حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ بھی اپنے چچا ابولہب ہاشمی کے محبوب اور یتیم بھتیجے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت کا زمانہ پہلے دو ہاشمی حضرات کے بعد کا ہے اور ۵۷۱ء میں ولادتِ نبوی کے معاً بعد یعنی 12/ربیع الاوّل عام الفیل کے بعد ایک دو ماہ کا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کے فرزند حضرت مسروح رضی اللہ عنہ کے دودھ میں شرکت کی تھی۔

جاری ہے